

قادیانی عقائد پر ایک نظر

ترتیب: صاحبزادہ عزیز احمد صاحب

سلسلہ نمبر 9

مرکز سراجیہ (ٹرسٹ)



5877456

www.endofprophethood.com

markazsirajia@hotmail.com

بســـــم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ وَ الصَّلوٰةُ وَاَدْسَالُ التَّسْلِيْمَاتِ وَ التَّحِيَّاتِ

متحدہ ہندوستان میں انگریز اپنے جور وستم اور استبدادی حربوں سے جب مسلمانوں کے قلوب کو مغلوب نہ کرسکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا۔ جس نے پورے ہندوستان کا سروے کیا اور واپس جا کر برطانوی پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کیلئے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔

ان دنوں مرزا غلام قادیانی سیالکوٹ ڈی سی آفس میں معمولی درجہ کا کلرک تھا۔ اردو، عربی اور فارسی اپنے گھر پر پڑھی تھی۔ مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام ہوگیا، غرضیکہ اس کی تعلیم دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے ناقص تھی۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے انگریز ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے اس سے ڈی سی آفس میں ملاقات کی۔ گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا۔ یہ فرد انگلینڈ روانہ ہوگیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا کہ نوکری کی فکر کرو۔ جواب دیا کہ میں نوکر ہوگیا ہوں اور پھر بغیر مرسل کے پتہ کے منی آرڈر ملنے شروع ہوگئے۔ مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی۔ بحث ومباحثہ، اشتہار بازی شروع کردی۔ یہ تمام تر تفصیل مرزائی کتب میں موجود ہے۔

قادیانی جماعت کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بھارت کے صوبے مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک قصبے "قادیان" میں 1839ء کو پیدا ہوا۔ مرزا قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطا محمد تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو بچپن میں دسوندی اور سندھی کے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو اپنے ایک مرید کے گھر واقع برانڈرتھ روڈ لاہور میں وبائی مرض ہیضہ سے مرا اور قادیان لے جا کر مٹی میں دبا دیا گیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کام کے لئے برطانوی سامراج نے مرزا قادیانی کا کیوں انتخاب کیا اس کا جواب بھی خود مرزائی لٹریچر میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا قادیانی کے والد نے 1857ء کی جنگ آزادی میں برطانوی سامراج کو پچاس گھوڑے بمعہ ساز وسامان مہیا کیئے اور یوں مسلمانوں کے قتل عام سے اپنے ہاتھ رنگین کر کے انگریز سے انعام میں جائیداد حاصل کی۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکار میں مصروف رہا (ستارہ قیصرہ صفحہ 4)"۔ اور اپنے بارے میں لکھتا ہے کہ "میری عمر کا اکثر حصہ اس

سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گذرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب صفحہ 25)"۔ غرضیکہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی ہوئی تھی۔ یہی وہ وجہ ہے کہ اس مقصد کیلئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی اور اس کی خدمات حاصل کی گئیں۔

جن حضرات کی مرزائیت کے لٹریچر پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ہر بات میں تضاد ہے لیکن حرمت جہاد اور فرضیت اطاعت انگریز ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں مرزا قادیانی کی کبھی دو رائے نہیں ہوئیں کیونکہ یہ اس کا بنیادی مقصد اور غرض و غایت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو **گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا** قرار دیا۔ سرسید احمد خان کی روایت جوان کے مشہور مجلہ تہذیب الاخلاق میں چھپ چکی ہے کہ خود سرسید خان سے انگریز وائسرائے ہند نے مرزا قادیانی کی امداد واعانت کرنے کا کہا۔ بقول ان کے انہوں نے نہ صرف رد کر دیا بلکہ اس منصوبے کو بھی افشاء کر دیا جس کے نتیجے میں انگریز وائسرائے سرسید احمد خاں سے ناراض ہو گئے۔

مرزا قادیانی کے دعاوی پر نظر ڈالیے۔ اس نے بتدریج خادم اسلام، مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔ حقیقت میں تو نبی، مہدی، مسیح، مجدد، عالم فاضل ہونا تو دور کی بات ہے مرزا غلام احمد قادیانی انسان بھی نہ تھا۔ خود اپنی ذات کے متعلق ایک شعر کہتا ہے کہ ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں　　　ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

مرزا قادیانی کی تمام کتابوں کو 23 جلدوں میں روحانی خزائن کے نام سے ایک مجموعہ کی شکل میں اکٹھا کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کی کتابوں اور قادیانی لٹریچر میں کچھ تحریروں کو رسالہ ہذا میں مختلف موضوعات میں تقسیم کر کے پیش کیا جاتا ہے تا کہ قادیانی عقائد سمجھنے میں آسانی ہو۔

یہ عقائد ایسے روح فرسا ہیں کہ انہیں پڑھ کر کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، دل ٹکڑے ہوتا ہے، سینہ چھلنی ہوتا ہے، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ یہ تحریریں نہایت درجہ دیانت داری کے ساتھ اصل کتابوں سے نقل کی گئی ہیں اور حوالہ جات دکھانے کی ذمہ داری قبول کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توہین

اللہ پاک کی ذات پر کامل ایمان ویقین کا نام عقیدہ توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا خالق ومالک ہے۔ مرزا قادیانی نے اللہ پاک کی شان میں بھی بے شمار گستاخیاں کیں ہیں جن میں سے کچھ درج کی جاتی ہیں۔

1) میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام 564 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی)

2) میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔
(کتاب البریہ صفحہ 85، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 از مرزا قادیانی)

3) "وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھاجانے والی آگ ہے۔"
(سراج منیر صفحہ 55، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 57 از مرزا قادیانی)

4) "قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔"
(توضیح مرام صفحہ 42، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 90 از مرزا قادیانی)

5) "کیا کوئی عقل مند اس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ پنجم صفحہ 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)

6) "وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے۔ اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396 از مرزا قادیانی)

7) "ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق۔"
(تذکرہ طبع دوم صفحہ 452، تذکرہ طبع سوم صفحہ 437، تذکرہ طبع چہارم صفحہ 358 از مرزا قادیانی)

8) "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"
(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

9) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت

آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ سمجھنے والے کیلئے اشارہ کافی ہے۔"
(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی)

ممکن ہے شیطان نے ایک انتہائی بارعب اور وجیہ نورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی کو ورغلا پھسلا کر رجولیت کی طاقت کا اظہار (یعنی عمل قوم لوط) کیا ہو اور پھر مرزا قادیانی نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیا ہو۔ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے۔ آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔

10) "مریم کی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔"
(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور اس کی جملہ مخلوقات میں سب سے اعلیٰ، افضل اور رب العزت کے مقرب خاص ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن مرزا قادیانی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے بے لگام اور گستاخ قلم سے وہ دلخراش عبارتیں لکھیں کہ الامان والحفیظ۔ ہم اس کفر کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ آپ ان ملعون تحریروں کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیں۔

1) "پھر اس کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"
(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

2) "خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔"
(حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 502 از مرزا قادیانی)

3) "میں بار ہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوبھم بروزی طور پر

وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 10، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 212 از مرزا قادیانی)

4) "میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں میں اسحاقؑ ہوں، میں یعقوبؑ ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں موسٰیؑ ہوں، میں داؤدؑ ہوں، میں عیسٰیؑ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 521، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

5) "ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی۔ جب اس نے نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

6) "مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 158، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

7) "مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔"

(اربعین نمبر 4 صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445/446 از مرزا قادیانی)

8) محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان 25 اکتوبر 1906)

قاضی ظہور الدین اکمل، مرزا قادیانی کا خاص مرید تھا اس نے نظم لکھ کر مرزا قادیانی کو پیش کی جس کے دو شعر اوپر درج کئے ہیں۔ مرزا قادیانی نے نظم پڑھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اسے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔

9) "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول

اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان نمبر 5 جلد 10، 17 جولائی 1992ء)

10) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (مرزا قادیانی کا مکتوب، اخبار الفضل قادیان 22 فروری 1924ء)

11) "اے عزیزو! تم نے وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔"

(اربعین نمبر 4 صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی)

12) "روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ وبار"

(درثمین اردو (مرزا قادیانی کا شاعرانہ کلام) صفحہ 135 از مرزا قادیانی)

انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ بندے ہیں، جن کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے از خود فرمایا۔ ان کی براہِ راست تعلیم وتربیت فرمائی اور پیدائش سے لے کر وفات تک ان کی حفاظت فرمائی اور ان کو گناہوں سے معصوم بنایا۔ لیکن قادیان کے شیطان نے ان ہستیوں کے بارے میں اتنے گرے ہوئے خیالات کا اظہار کیا کہ شیطان بھی حیران ہے۔

1) "میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔" (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 135 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573 از مرزا قادیانی)

2) زندہ شد ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

ترجمہ: میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا۔ ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔

(نزول المسیح صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

3) "خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔"

(حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی)

4) "خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح علیہ السلام کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 137—مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575 از مرزا قادیانی)

5) "پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99 از مرزا قادیانی)

6) انبیاء گرچہ بودہ اند بسے　　من بعرفان نہ کمترم زکسے

ترجمہ: "اگرچہ دنیا میں بہت سارے نبی ہوئے ہیں۔ لیکن علم و عرفان میں، میں کسی سے کم نہیں ہوں۔"

(نزول المسیح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 477، جلد 18 از مرزا قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل اللہ تعالی نے صاحب کتاب اور صاحب شریعت پیغمبر کی حیثیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ مرزا قادیانی نے یہودیوں کی ہدایت کو دہراتے ہوئے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ محترمہ کے خلاف وہ وہ بہتان طرازیاں کیں کہ شاید یہود کی روح بھی شرما اٹھی ہو۔ مرزائی اور مرزائی نواز ان تحریروں کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں یہ لکھنے والا انسان ہوسکتا ہے؟

1) "آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔"

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی)

2) "نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔"

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی)

3) "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔" (حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی)

4) "آپ عیسیٰ علیہ السلام کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی

زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ (انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی)

5) "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی چونکہ خود شراب پیتا تھا اس نے اپنا جرم چھپانے کیلئے پیغمبر کی ذات اقدس کو نشانہ بنایا۔

6) "ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کیلئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔"

(نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434, 435 از مرزا قادیانی)

7) "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیا اور اس گروہ پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا ہے۔ مرزا قادیانی ایسا بدبخت اور نامراد ہے کہ صحابہ کرام کو بھی نہ چھوڑا اس کی بدبختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں۔

1) "بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 از مرزا قادیانی)

2) "جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 410۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410 از مرزا قادیانی)

3) "ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔" (ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء 3/2 صفحہ 57 احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

4) "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت کرلو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے

ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔" (ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ 400 از مرزا غلام احمد قادیانی)

5) " کربلا است سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم"

ترجمہ: میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؓ میری جیب میں ہیں۔

(نزول المسیح صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

6) "اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہیں جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔" (دافع البلاء صفحہ 17 ۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)

7) حضرت بی بی فاطمۃ الزہراؓ کی ذات کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے اسے قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ صفحہ 213 جلد 18 از مرزا قادیانی)

قرآن وسنت کی توہین

قرآن مجید کو تمام آسمانی کتابوں پر فضیلت حاصل ہے اور یہ اللہ پاک کا آخری کلام ہے۔ قیامت تک اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ پاک نے لے لیا ہے۔ مرزا قادیانی نے اس کتاب کے مقابلے میں الہام اور وحی کا ڈھونگ رچایا۔ مرزا قادیانی کی وحی، الہام، کشف اور خوابوں کے مجموعہ کو ایک کتاب کی شکل دی گئی جسے "تذکرہ" کہتے ہیں۔ قادیانی امت تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید کے بعد اس کو پانچویں الہامی کتاب تسلیم کرتی ہے۔ مرزا قادیانی اسے قرآن سے بالاتر مانتا تھا۔ ان تحریروں کو پڑھ کر سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہنی توازن خراب تھا۔

1) " انا انزلناہ قریبا من القادیان" ترجمہ: "قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا"

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبا من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے" (تذکرہ طبع دوم صفحہ 76، تذکرہ طبع سوم صفحہ 75، تذکرہ طبع چہارم صفحہ 60 از مرزا قادیانی)

2) " ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

3) "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن

شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 220 از مرزا قادیانی)

4) "تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 30 ۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

حرمین شریفین کی توہین

مرزا قادیانی جیسے شاطر فریبی اور سلطنت برطانیہ کے ایجنٹ نے پاک اور مقدس شہروں کی نہ صرف توہین کی بلکہ اپنی جنم بھومی کو ان مقدس شہروں سے بہتر اور افضل قرار دے کر قادیان کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی توہین کی ہے۔

1) "قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت (انا انزلنہ قریبا من القادیان) لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان"

(ازالہ اوہام حاشیہ حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

2) "مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے..... پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بر کنا حولہ"

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی)

3) "لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا ۔ ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی)

4) "حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے۔ مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو۔ کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔

(حقیقۃ الرؤیا صفحہ 46، از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

مسلمانوں کو گالیاں اور کفر کا فتویٰ!

ÆVô á Žä M⊕ ºgŽVô hz™ä [gŽq Ža Ž…~ *Šä ãtŠ‡Ž%

XVf ± 5] č¬ãtŠ‡X' òŽwgŽ]»Ã§ gŽÅwE Žý!‼ +F$s Ü

1) "اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔" (انوارِ اسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی)

2) "جو میرے مخالف تھے۔ ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔" (نزول المسیح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی)

3) ترجمہ: "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 548,547 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 548,547 از مرزا قادیانی)

4) "دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔" (نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی)

5) "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل صفحہ 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

6) "اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ 168 تذکرہ طبع سوم صفحہ تذکرہ طبع چہارم صفحہ 130 از مرزا قادیانی)

7) "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ 600، طبع سوم صفحہ 607، طبع چہارم صفحہ 519 از مرزا قادیانی)

8) "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت صفحہ 35 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟

قادیانی عقائد اور تحریرات میں مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ سے لیکر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں

بائیکاٹ کا حکم ہے اور بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں۔ حتی کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ تک نہ پڑھیں۔ مرزا قادیانی نے مسلمانوں سے الگ امت بنانے کی کس درجہ کوشش کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

1) "ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ (مرزا) نے غیر احمدیوںؑ کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے۔ جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم انکے ساتھ ملکر کر سکتے ہیں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرا دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلق کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے اور اگر یہ کہوں کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے" (کلمۃ الفصل صفحہ 169 از مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی)

2) "ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔" (انوار خلافت صفحہ 90 از مرزا محمود احمد)

3) "غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں حتی کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔"
(انوار خلافت صفحہ 193 از مرزا محمود نیز الفضل مورخہ 21 اگست 1917 الفضل 30 جولائی 1931ء)

چودھری ظفر اللہ خان قادیانی وزیرِ خارجہ پاکستان، قائدِ اعظم محمد علی جناح کی نمازِ جنازہ میں شریک نہیں ہوا۔ جب اسلامی اخبارات اور مسلمان اس چیز کو منظر عام پر لائے تو قادیانیوں کی جماعت کی طرف سے جواب دیا گیا کہ "تمام دنیا جانتی ہے کہ قائدِ اعظمؒ قادیانی نہ تھے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابو طالب بھی قائدِ اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسولؐ خدا نے۔"

4) "کیونکہ غیر احمدی جب بلا استثناء کافر ہیں تو ان کے چھ ماہ کے بچے بھی کافر ہوئے اور جب وہ کافر ہوئے تو احمدی قبرستان میں ان کو کیسے دفن کیا جا سکتا ہے۔" (اخبار پیغام صلح ج 24 نمبر 49 مورخہ 3 اگست 1936ء)

5) "حضرت مسیح موعود (مرزا) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ

نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔" (خطبہ مرزا محمود الفضل جلد 19 نمبر 13)

6) " کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا؟ کیا وہ انبیاء جن کے سوانح علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کیا؟ ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ بے شک کیا ہے پس اگر حضرت مرزا صاحب نے بھی جو کہ نبی اور رسول ہیں اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کر دیا تو نئی اور انوکھی بات کون سی ہے"۔

(الفضل ج 5 شمارہ 70،69)

جہاد سے متعلق قادیانی عقائد

(1) " آج سے دین کیلیے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔"

(اشتہار چندہ، منارۃ المسیح، صفحہ ب، ت، ضمیمہ خطبہ الہامیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 17 از مرزا قادیانی)

(2) " میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ (برطانیہ) سے ہر گز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرفِ زرِ کثیر چھاپ کر بلادِ اسلام میں پہنچائی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 366-367 از مرزا قادیانی)

(3) " آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ کیوں کہ مسیح آچکا خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ صفحہ 6-7، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 28-29)

(4) " اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال!
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 77,78 از مرزا قادیانی)

(5) " میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 19)

ملکہ وکٹوریہ کی شان میں

(1) "اے بابرکت قیصرہ ہند (ملکہ وکٹوریہ) تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدانے مجھے بھیجا ہے کہ تا پرہیزگاری اور پاک اخلاق اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔"

(ستارہ قیصرہ، صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 120 از مرزا قادیانی)

(2) "اس نے (خدا تعالیٰ) اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا۔ آسمان سے مجھے بھیجا تا میں اس مردِ خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں پرورش پائی۔ حضور ملکہ معظمہ (وکٹوریہ) کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں۔ اس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوا اور اپنا مسیح بنایا تا وہ ملکہ معظمہ (وکٹوریہ) کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔"

(ستارہ قیصرہ، صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 116 از مرزا قادیانی)

(3) "اے ملکہ معظمہ (وکٹوریہ) تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکتا جاتا ہے۔ اس لیے تیرے عہد سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لیے موزوں ہو۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور (مرزا صاحب) نازل کیا کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔"

(ستارہ قیصرہ، صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 117 از مرزا قادیانی)

(4) "اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند خدا تجھے اقبال اور خوشی کے ساتھ عمر میں برکت دے۔ تیرا عہد حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے۔ تیری ہمدردی رعایا اور نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں۔"

(ستارہ قیصرہ، صفحہ 14،15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 119 از مرزا قادیانی)

انگریزوں کی اطاعت سے متعلق قادیانی عقائد

(1) "سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومتِ برطانیہ ہے۔"

(شہادت القرآن، صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

(2) میں بیس برس تک یہی تعلیمِ اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی

ہدائتیں جاری کرتا رہا۔ (تریاق القلوب صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156 از مرزا قادیانی)

(3) "خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت (برطانیہ) کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے۔ نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156 از مرزا قادیانی)

(4) "اگر چہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگر چہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔" (تحفہ قیصرہ، صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 283 از مرزا قادیانی)

(5) "خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ (برطانیہ) کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ در حقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک کو چھوڑنے سے دوسری چیز کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔" (شہادت القرآن، صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)

(6) "اور ہم پر اور ہماری ذریت پر فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔" (ازالہ اوہام (اول) صفحہ 132 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 166 از مرزا قادیانی)

(7) "یہ عاجز صاف اور مختصر لفظوں میں گزارش کرتا ہے کہ بباعث اس کے کہ گورنمنٹ انگریزی کے احسانات میرے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم کے وقت سے آج تک اس خاندان کے شامل حال ہیں۔ اس لیے نہ کسی تکلف سے بلکہ میرے رگ و ریشہ میں شکر گذاری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے۔"

(شہادت القرآن، صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 378 از مرزا قادیانی)

انگریز کی نافرمانی سے متعلق قادیانی عقائد

(1) "میں سچ کہتا ہوں کہ محسن (گورنمنٹ برطانیہ) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)

(2) "تیرے (وکٹوریہ) عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اٹھ رہے ہیں تا تمام ملک کو رشک

بہار بنادیں۔ شریر ہے وہ انسان جو تیرے عہد سلطنت کی قدر نہیں کرتا اور بدذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گزار نہیں۔" (ستارہ قیصرہ، صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 119 از مرزا قادیانی)

(3) "ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو۔ گالیاں نکالو۔ یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو۔ مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا۔ یا ایسے خیالات جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156 از مرزا قادیانی)

(4) "بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے۔ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا؟" (شہادت القرآن، صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)

قادیانی دعا

(1) "چونکہ ان دونوں (یاجوج و ماجوج) سے مراد انگریز اور روس ہیں۔ اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں"۔ (ازالہ اوہام (دوئم) صفحہ 509 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373 از مرزا قادیانی)

(2) "ہم نے اس گورنمنٹ (برطانیہ) کے وہ احسانات دیکھے ہیں جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں۔ اس لئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیرخواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے؟" (شہادت القرآن، صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)

(3) "سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ (برطانیہ) کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن (مسلمانوں) کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔" (شہادت القرآن، صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)



مرزا قادیانی اور اس کے نہایت معتمد اور جماعت کے ذمہ دار لوگوں کی ان تحریروں سے قادیانی عقائد اچھی طرح سمجھ آجاتے ہیں مرزا قادیانی اور ان عقائد کو ماننے والے گروہ کو قادیانی یا مرزائی کے نام سے

پکارا جاتا ہے جب کہ وہ خود "احمدی" کہلواتے ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی "نبی اور رسول" ہے، اس کی بیویاں "امہات المومنین" ہیں، اس کے ساتھی "صحابہ کرام" ہیں، اس کی من گھڑت باتیں "کلام اللہ" ہیں، اس کی بے ہودہ گفتگو "احادیث" ہیں اس کا خاندان "اہل بیت" ہے اس کی بیٹی "سیدۃ النساء" ہے اس کا شہر "مدینۃ المسیح" ہے، اس کے تین سو تیرہ ساتھی "بدری صحابہ کرام" کی طرح ہیں وہ اپنے علاوہ پوری ملت اسلامیہ کو کافر قرار دیتے ہیں، جو مرزا قادیانی کی نبوت کا اقرار نہ کرے اسے کافر، سور، کنجری کی اولاد اور ولد الحرام قرار دیتے ہیں۔ قادیانی مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے ہیں لیکن کلمے میں "محمدؐ" سے مراد "مرزا قادیانی" کو لیتے ہیں۔ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھتے ہیں غرضیکہ شعائر اسلامی کا کھلم کھلا استعمال کرتے ہیں۔

ان تحریروں اور عقائد کی روشنی میں قادیانیوں کے مرتد، زندیق، گستاخ رسولؐ، باغی ختم نبوت، مجرمان تحریف قرآن وحدیث، غداران دین وملت آلہ کاران یہود ونصاریٰ ہونے میں کوئی شک رہتا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ عاشق رسولؐ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے بارے میں فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام ایسے لوگوں سے کیا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور پاکستان کا قانون اس بارے میں کیا کہتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ رکھا اور انکا مقام اور ذکر اتنا بلند کر دیا کہ انسانی عقل اور فہم سے بالاتر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب سکھاتے ہوئے سورۃ الحجرات میں فرماتے ہیں کہ اپنی آواز بھی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند مت کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر کسی قول وفعل میں ان پر سبقت نہ کرو اور نہ ان کو ایسے پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو اور ایسے الفاظ استعمال کرنے پر بھی پابندی عائد کر دی جو ہوں تو ادب والے مگر ان میں گستاخی اور بے ادبی کا مفہوم پیدا ہونے یا پیدا کر لئے جانے کا احتمال ہو۔ تمام اعمال صالحہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وعمرہ، تبلیغ وجہاد وغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند کر دینے سے ضائع ہو جاتے ہیں جب شان رسالت میں اس درجے کی بے ادبی بھی رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روا نہیں تو توہین رسالت کتنا بڑا جرم ہوگا؟

قانون خداوندی میں اس سے بڑا کوئی جرم نظر نہیں آتا کیونکہ گستاخ رسول سب کافروں سے بڑا کافر ہے اور اس کی سزا تمام سزاؤں سے شدید تر ہے اللہ سبحان وتعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والوں پر لعنت

کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں ان کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ جب ولید بن مغیرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائی تو ستار العیوب رب ذوالجلال نے سورۃ القلم میں اس کی نو بد خصلتیں بیان کیں جن میں آخری یہ بھی ہے کہ وہ حرامی ہے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے بارے میں سورۃ توبہ میں اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے بھی اس کے لئے مغفرت مانگیں تو بھی میں اس کو معاف نہیں کروں گا کیونکہ اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافقت اختیار کی تھی۔ توہین رسالت کے تدارک کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود کعب بن اشرف، ابورافع، عقبہ بن ابی معیط سمیت متعدد گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی نبوت کو کافر قرار دیا اور خود مدعی نبوت کے قتل کے احکامات جاری فرمائے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے مدعی نبوت اسود عنسی کو جہنم واصل کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرنے والے (مدعی نبوت کے پیروکار) کی سزا بھی موت ہے کیونکہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان لازم آتی ہے اور اس کی سزا حضور صلی اللہ علیہ وسلم قتل قرار دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی، سجاح اور انکے پیروکاروں کے خلاف جہاد کیا اور ان کا قلع قمع کیا اور کسی قیمت پر ان سے صلح کرنا منظور نہ کیا اور نہ ہی انکے ساتھ کسی قسم کی رواداری کا مظاہرہ کیا۔

جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب نے چالیس ہزار جنگجوؤں کے لشکر کے ساتھ بغاوت کر دی ادھر مسلمان وصال نبویؐ کے غم سے نڈھال تھے طرح طرح کے فتنے کھڑے ہو چکے تھے مدینہ کی نوزائیدہ ریاست کو ہر طرف سے خطرہ تھا۔ لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تاج و تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کو برداشت نہ کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صدیق رضی اللہ عنہ تو زندہ ہوں اور اس کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند نبوت پر کوئی بد طینت بیٹھنے کی ناپاک جسارت کرے۔ صحابہ کرام ؓ کا سب سے پہلا اجماع بھی اس موقع پر ہوا کہ ”مدعی نبوت اور اس کے ساتھیوں کو جہنم واصل کرنا ہی منشائے خداوندی ہے“ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پہلا لشکر عکرمہ ؓ بن ابوجہل کی قیادت میں روانہ کیا اور بعد میں شرجیل بن حسنہ ؓ کو بھیجا جب دونوں لشکروں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کی مدد کیلئے سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کیا حضرت عمر رضہ اللہ عنہ کے مشورہ سے اصحاب بدر کو بھی شریک کیا گیا حالانکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پالیسی تھی کہ جنگوں میں اہل بدر کو استعمال نہ کیا جائے۔ نوجوان، حفاظ، قراء، مفسرین، محدثین اور بڑے بڑے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد بھی شامل ہوئی زبردست جنگ ہوئی بالآخر اللہ پاک نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی مسیلمہ کذاب کے چالیس ہزار کے لشکر میں سے ستائیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں مارے گئے اور ان کے ساتھ مسیلمہ کذاب بھی جہنم واصل ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید کو پھیلانے شرک وکفر کو مٹانے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے جتنی لڑائیاں اور جنگیں ہوئیں۔ ان سب میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تقریباً دوسوانسٹھ کے لگ بھگ ہے۔ جب کہ زمانہ خلافت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے ہم خیال منکرین ختم نبوت کی سرکوبی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لڑی گئی صرف ایک جنگ میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہونے والے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد بارہ سو سے زیادہ ہے۔ جن میں سات سو شہداء حفاظ وقراء قرآن کریم اور بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کو پورے اسلام کے وفاع کے لئے اتنی قربانی نہیں دینی پڑی۔ جتنی صرف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دینی پڑی۔ مسیلمہ کذاب سے مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی تک جب بھی کسی کذاب نے سر اٹھایا حکمران اور غیور مسلمان شاہین کی طرح اس پر جھپٹے اور جان، مال، قلم اور زبان کے ساتھ جہاد کر کے سنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو زندہ کیا۔

اب ہم پاکستان کے قانون کو دیکھتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ مرزا قادیانی کے مرنے (مئی 1908) کے بعد، حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ بنا۔ حکیم نورالدین (خلیفہ اول) کو چونکہ علم تھا کہ جس گدھی پر وہ فائز ہوا ہے، آخر کار یہ مرزا قادیانی کے گھر ہی واپس لوٹے گی۔ مرزا قادیانی کی اولاد نے جب جماعت پر قبضہ کی کوشش کی تو حکیم نورالدین کی اولاد اور محمد علی وغیرہ نے علیحدہ لاہوری گروپ بنالیا۔ دوسری طرف مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود (خلیفہ دوئم) نے جماعت پر قابض ہونے کے بعد انگریز سے اپنا رشتہ مستحکم کیا جس کے نتیجے میں برصغیر سے جاتے وقت بھی انگریز بانی پاکستان کو مجبور کر گیا کہ وہ قادیانیوں کے سرخیل سر ظفر اللہ خان (لعین) کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنائیں۔ اس اہم ترین منصب کے علاوہ قادیانی حکومت کے اعلیٰ ترین مناصب پر فائز ہوتے چلے گئے۔ سرکاری عہدوں پر موجود ان قادیانیوں نے اسلام اور پاکستان کو شدید نقصان پہنچایا۔

1953ء میں مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف زبردست تحریک چلائی۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنے والے ان مسلمانوں نے 1953ء کی تحریک میں بخوشی دس ہزار کڑیل جوانوں کے لاشے پیش کر دیئے۔ فتنہ قادیانیت آگے بڑھتا رہا اور مسلمان بھی قربانیوں کی تاریخ رقم کرتے رہے تا آنکہ 1974ء آن

پہنچا۔29 مئی 1974ء کو ربوہ (چناب نگر) میں جو سانحہ پیش آیا اس سے پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ ملک کے طول وعرض میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کا عوامی مطالبہ گونجنے لگا۔ بالآخر پاکستان کی منتخب قومی اسمبلی کو ایک کمیٹی کا درجہ دے کر قادیانیت کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا۔ قادیانی مسئلے پر بحث شروع ہوئی۔ قادیانی اور لاہوری گروپ نے اپنے اپنے محضرنامے پیش کیے۔ مسلمانوں نے جوابات پیش کیے۔ قادیانی گروپ کے سربراہ مرزا ناصر احمد (تیسرا خلیفہ) کو قومی اسمبلی نے زبانی طور پر بھی کمیٹی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے یا سوالات کے جوابات وجرح کیلئے بلایا تھا۔ 5 اگست سے 10 اگست تک اور 20 اگست سے 24 اگست 1974ء تک کل گیارہ روز مرزا ناصر احمد پر جرح ہوئی۔ 27-28 اگست 1974ء کو لاہوری گروپ کے صدر الدین پر دو روز جرح ہوئی اور ان کا حلفی بیان قلمبند کیا گیا۔ اس سلسلے میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کیے گئے۔ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی طرف سے قادیانی جماعت کے سربراہوں پر کی گئی جرح اپنی مثال آپ تھی اور اس کے نتیجے میں ارکان پارلیمنٹ کو فیصلے تک پہنچنے کیلئے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ وزیر اعظم بھٹو نے 7 ستمبر 1974ء فیصلہ کی تاریخ مقرر کردی۔ پوری قوم کی نگاہیں اس یوم سعید پر مرکوز ہو کر رہ گئیں۔ 7 ستمبر 1974ء ملتِ اسلامیہ کی تاریخ کا وہ سنہری اور ناقابل فراموش دن ہے جب قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور دستور میں ترمیم کے ذریعے مسلمانوں کی تعریف، ختم نبوت پر ایمان اور قادیانیت سے برات کو شامل کیا گیا اور یوں آئین پاکستان کی دفعہ 106 کی شق (3) اور آئین کی دفعہ 260 شق (2) میں ترمیم کر کے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد آئین اور قانون کا تقاضا تھا کہ انہیں شعائر اسلامی، اسلام کی مقدس شخصیات کے القابات وغیرہ استعمال کرنے، خود کو مسلمان کہلوانے اور قادیانی مذہب کو بطور اسلام پیش کرنے سے روکا جائے۔ اس سلسلہ میں اسمبلی میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی تھی مگر بعد میں اس پر کام کو روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ 26 اپریل 1984ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے کوئی قادیانی اپنے مذہب کی شخصیات کے لئے اسلامی القابات اور شعائر اسلامی استعمال نہیں کرسکتا۔ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کرسکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرسکتا ہے، خلاف ورزی کی صورت میں وہ قید اور جرمانہ کا مستحق ہوگا۔ اس آرڈیننس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والی آئینی ترمیم کے قانونی تقاضوں کو مکمل کیا۔ پورے ملک میں اس آرڈیننس کو سراہا گیا۔ قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد نے اس قانون کی نہ صرف خود خلاف ورزی کی بلکہ اپنے خطبات کے

ذریعے اپنے مذہب کے تمام پیروکاروں کو بھی خلاف ورزی پر اکسایا اور حکم دیا کہ وہ اعلانیہ طور پر پورے ملک میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قانون کی خلاف ورزی کریں۔ جس پر مرزا طاہر احمد کے خلاف قانون کے تحت مقدمات درج ہو گئے اور وہ گرفتاری سے بچنے کی خاطر رات کی تاریکی میں ملک سے مجرمانہ طور پر فرار ہو کر برطانیہ چلا گیا۔

قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں وہ بڑی تیاری کے ساتھ آئے۔ اللہ کے فضل وکرم سے وہ یہاں بھی ذلیل ورسوا ہوئے اور ان کی رٹ مسترد کر دی گئی۔ قادیانیوں نے اس قانون کی صریحاً خلاف ورزی کی اور آئین شکنی پر اتر آئے جس پر ان کے خلاف مقدمات سول عدالتوں سے ہائیکورٹوں تک پہنچے۔ چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس نے بھی قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر مہر تصدیق ثبت کی۔

قادیانیوں نے ہائیکورٹوں کے ان فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیلیں دائر کیں۔ جوں جوں ہائیکورٹوں میں ان کے خلاف فیصلے ہوتے گئے، قادیانی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے گئے۔ 1992ء تک ان اپیلوں کی تعداد آٹھ ہو گئی۔

جولائی 1993ء میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے ان اپیلوں کی سماعت کیلئے پانچ رکنی بنچ تشکیل دیا جو جسٹس شفیع الرحمٰن، جسٹس عبدالقدیر چوہدری، جسٹس محمد افضل لون، جسٹس ولی محمد خان اور جسٹس سلیم اختر پر مشتمل تھا۔

سپریم کورٹ کے اس بنچ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر جو تاریخ ساز فیصلہ دیا وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ (August 1993 SCMR 1687) اس فیصلہ کی رو سے عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ قادیانی غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کر کے اور شعائر اسلام استعمال کر کے دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور اسلام کی عظیم ہستیوں کی دانستہ توہین کرنا چاہتے ہیں۔ اگر قادیانیوں کا دوسروں کو دھوکہ دینے کا ارادہ نہیں تو وہ اپنے لئے نئے القابات کیوں وضع نہیں کر لیتے۔ آخر دنیا میں اور بھی مذاہب ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں یا دوسرے لوگوں کے القابات وغیرہ پر کبھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا بلکہ وہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ اسی فیصلے میں معزز جج صاحبان قادیانیوں کے روح فرسا کفریہ عقائد اور اسلام کی مقدس شخصیات کی توہین وتحقیر کے اقتباسات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں، جہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا تعلق ہے، مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے۔

" ہر مسلمان کے لئے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے"۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان)

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے، اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرزا قادیانی نے تخلیق کیا ہے، سننے، پڑھنے، یاد یکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے۔

اس فیصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر سیر حاصل بحث کی گئی اور آخر میں جج صاحبان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہر قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر رسوائے زمانہ گستاخ رسول" سلمان رشدی" کی طرح ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر 1988ء میں تعزیرات پاکستان میں 295-C کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب کی سزا، سزائے موت ہے۔ جب کہ اس سے پہلے اس کی سزا صرف تین سال قید تھی۔ قادیانیوں کا مطالبہ ہے کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔ وہ اسے کالا اور امتیازی قانون کہتے ہیں۔ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں اور اسلام دشمن مغربی طاقتوں کی کوششوں سے کئی بار اس سلسلہ میں کوشش ہو چکی ہے۔ مگر اسلامیان پاکستان کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت و محبت کی بناء پر وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے اور انشاء اللہ ناکام رہیں گے۔

قادیانیت اسلام کے متوازی ایک ایسا مصنوعی مذہب ہے جو اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کا سیاسی لے پالک ہے۔ یہ تو غداروں اور مرتدوں وزندیقوں کا ٹولہ ہے۔ اس کا مقصد ان طاقتوں کی سرپرستی میں اسلام کی بنیادوں کو متزلزل کرنا اور پاکستان میں عجمی اسرائیل کیلئے زمین تیار کرنا ہے۔ یہ لوگ دن رات وطن عزیز کے خلاف مکروہ سازشوں میں مصروف ہیں۔ 1974ء میں تمام مسلمانوں نے آپس کے اختلافات ختم کر کے بے مثال اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کیا تھا جس کی برکت سے منکرین ختم نبوت کا یہ گروہ غیر مسلم اقلیت قرار پایا۔ آج پھر اس یکجہتی، اتفاق و اتحاد، وحدت اور جذبے کی ضرورت ہے تا کہ اس فتنہ کا مکمل قلع قمع ہو سکے۔ اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے کوشش کرنا ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے۔ مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اس فتنہ کو خود سمجھیں اور دوسرے مسلمانوں کو سمجھائیں۔ اور مرزائیت کی دلدل میں پھنسے ہوئے لاچار و مجبور مرزائیوں کو ان کی تحریروں سے آگاہ کریں تا کہ ان کی آخرت خراب ہونے سے بچ جائے۔

اپیل

الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور شیخ المشائخ **حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب** دامت برکاتہم کی دعاؤں اور سرپرستی میں مرکز سراجیہ لاہور میں مسلمانوں کو دین متین کی ظاہری حفاظت کے ساتھ باطنی رہبری، تزکیہ نفس اور تصوف کی اصل روح سے روشناس کرایا جارہا ہے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج واشاعت کا کام بھی جاری ہے۔

جدید دینی تعلیم عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق بچوں، بڑوں اور خواتین کو فراہم کرنے کیلئے پہلے قدم کے طور پر مدرسہ رحمۃ للعالمین کا قیام ہے جو مرکز سراجیہ میں قائم کیا جاچکا ہے اور اس کے علاوہ قادیانیت کے ناپاک عزائم سے مسلمانوں کو آگاہ رکھنے کیلئے جدید لائبریری کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے جہاں سے ہر قسم کا دینی لٹریچر عوام الناس میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

فی الحال! مرکز سراجیہ کرایہ کی جگہ پر یہ سب کام سرانجام دے رہا ہے۔ جلد از جلد مرکز کیلئے مستقل وسیع جگہ درکار ہے۔ جس میں بڑی جامع مسجد، جدید دینی درسگاہ، جدید لائبریری، غریب نادار لوگوں کیلئے ویلفیئر ہسپتال کا منصوبہ شامل ہے۔ تمام مخیر خواتین وحضرات سے درخواست ہے کہ اپنے عطیات، صدقات، زکوٰۃ **مرکز سراجیہ** کو دیں تاکہ ان امور دینیہ اور جملہ منصوبوں کی تکمیل میں آپ کا زیادہ سے زیادہ حصہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین

آپ اپنے عطیات پے آرڈر یا ڈرافٹ کی صورت میں (کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 82-1246 بنام مرکز سراجیہ ٹرسٹ، حبیب بنک فیکٹری ایریا گلبرگ برانچ) میں بھیج سکتے ہیں

اے مُسلماں! جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے
تو گُنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفےٰ ﷺ دکھتا ہے

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ **26 اپریل 1983ء** کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اگر کوئی قادیانی ایسا کرتا نظر آئے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ **298/C** کے تحت ثبوت اور معززین علاقہ کے ہمراہ تھانہ میں جا کر ان کے خلاف مقدمہ درج کروائیں۔ یہ آپ کا قانونی اور مذہبی فریضہ ہے۔

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5877456
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں نیز حوالہ جات کی تصدیق کے لیے رابطہ کریں